الحمدللہ | پرسوں مکہ مکرمہ کے دارالمطالعہ گیا جو کہ بنا بر مشہور مقام ورود مسعود فخر موجودات علیہ السلام ہے ۔ الحق کے دو تازہ پرچے دیکھ کر بہت خوش ہوا کہ مہبط جبرئیل میں سید الکونین کے الاھل بلغت کا عملی جواب ہے اور ارشاد بلغوا عنی کا مرکز اسلام میں تحریری لبیک ہے جسطرح کہ خود دارالعلوم حقانیہ ارشاد نبوی کا ہمہ گیر مجسم امتثال ہے ۔

مولانا عبدالعلیم مردانی مدرس دارالعلوم حقانیہ از مکہ مکرمہ

برطانیہ میں الحق کا گجراتی ایڈیشن | میں نے یہاں ایک بزرگ کے مشورہ سے جو اردو کے ماہر اور دیوبند و سہارنپور کے تعلیم یافتہ ہیں، ارادہ کیا ہے کہ یہاں انگلینڈ سے ماہنامہ الحق کا گجراتی ایڈیشن ہو جایا کرے ۔ جلد نمبر شمارہ نمبر بھی الحق ہی کا ہوگا ۔ اور زیر سرپرستی بھی حضرت شیخ الحدیث صاحب ہو اور الحق کے مضامین یو کے میں گجرات والوں کو پیش ہوتے رہیں ۔

محمد اعظم ۔ بولٹن ۔ برطانیہ

صدر یحییٰ کیا کریں ۔ ؟ | مکرمی ! عزت مآب جناب آغا جنرل یحییٰ خان صدر پاکستان نے قوم سے کئے ہوتے ۲۸ر نومبر کے وعدے کو پھر دہرایا تھا کہ " اس سال ۵ر اکتوبر کو انتخابات کے انعقاد کے لئے عبوری قانونی ڈھانچہ کا اعلان ۳۱ر مارچ کو کر دیا جائیگا " یہ اعلان بہت حوصلہ افزا تھا ۔ امید کی جاتی ہے کہ صدر محترم اپنے وعدوں کو آخری دم تک نبھاتے رہیں گے ۔ یہ قانونی ڈھانچہ کس قسم کا ہونا چاہیئے تھا اس بارے میں میری عرض یہ ہے ۔ کہ یہ قانونی ڈھانچہ قرآن اور سنت کی روشنی میں تیار کیا جانا چاہیئے تھا اگرچہ یہ قانونی ڈھانچہ عبوری ہے اور صرف انتخابات کی منزل پرامن طور پر کرنے اور جمہوری حکومت کی راہ ہموار کرنے کے لئے ہے ۔ لیکن جبکہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے ۔ زندگی کے ہر مرحلے میں اس سے رہنمائی حاصل ہو سکتی ہے ، اس کا ہم دن رات دعویٰ اور پرچار بھی کرتے ہیں تو کیا اس عبوری دور کے لئے قرآن اور سنت کی روشنی کی ضرورت نہیں ہے ۔ ؟ مجھے یہ یقین ہے کہ اگر موجودہ عبوری قانونی ڈھانچے کے بعد مستقل آئین قرآن اور سنت کی روشنی میں تیار کیا گیا تو موجودہ حالات کے پیش نظر بہترین نتائج پیدا کرے گا کیونکہ اس وقت ہر ایک سیاسی لیڈر اقتدار کی دوڑ جیتنے میں مصروف ہے ۔ ہر ایک لیڈر دوسرے لیڈر کو اپنا دشمن تصور کر رہا ہے ۔ ایک دوسرے کو بے بنیاد الزامات سے نوازا جا رہا ہے جس سے جلسے جلوسوں میں ہنگامے ہو

جاتے ہیں۔ اگر موجودہ قانونی ڈھانچے کی بنیاد اور مستقل قانون کی بنیاد اسلام ہوتی تو اقتدار ایک سونے کی چڑیا نہ رہتا جس کو حاصل کرنے کیلئے ہر شخص ہوس میں مبتلا ہے۔ بلکہ یہ خدا کے سامنے جوابدہی کی ایک کٹھن منزل اور بھاری ذمہ داری ہوتی۔ اس کو حاصل کرنے کیلئے کوئی بھی شخص ایجی، دھونس اور دھوکا دہی کی کوشش نہ کرتا۔ اور انتخابات امن و امان سے ہو جانے کی ضمانت ہو جاتی۔

دوسری بات یہ ہے کہ انتخابات کے بعد عوام کے منتخب نمائندوں کو جو حکومت قائم کرتی ہے۔ وہ جمہوری ہوگی۔ اس جمہوریت کا نقشہ موجودہ حالات میں "مغربی جمہوریت" کا نظر آتا ہے۔ مغربی جمہوریت کا مزاج یہ ہے کہ اکثریت جو چاہے خواہ وہ غلط ہی کیوں نہ ہو قانون بن جاتا ہے۔ سابقہ تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ اسوقت اقتدار حاصل کرنے کے لئے جو سیاسی لیڈر اسلام کا نعرہ لگا رہے ہیں ان میں سے اکثر اقتدار کی کرسی حاصل کرنے کے بعد اپنے وعدے سے منحرف ہو جائینگے۔ اس لئے اسلامی نظام جو اول اور آخر ہمارے لئے نجات دہندہ ہے۔ اس کے پہلے ہی مرحلے میں روبہ عمل لانے میں کیا قباحت ہے؟ میں عوام سے اس سوال کا جواب طلب کرتا ہوں اور صدر محترم سے نہایت مؤدبانہ التماس کرتا ہوں کہ وہ میری معروضات پر غور فرمائیں۔ اس سلسلہ میں مجھے الحق اپریل کے نقشِ آغاز سے حرف بحرف اتفاق ہے جس میں میرے جذبات کی تفصیلی ترجمانی ہو گئی ہے۔

(محمد یوسف عاجز ٹنڈو آدم۔ ضلع سانگھڑ)

صدر یحییٰ اس فیصلہ پر نظر ثانی کریں ہم حجاز میں مقیم پاکستانیوں نے نہایت افسوس سے سنا ہے کہ پاکستان گورنمنٹ مکہ، مدینہ اور جدہ میں اپنے شفاخانوں کو مستقل طور پر بند کر رہی ہے اور صرف موسم حج کے دوران ایسے شفاخانے کھولے جائیں گے۔ شاید یہ قدم پاکستانی سفارتخانہ کے غلط مشورہ سے اٹھایا گیا ہے حالانکہ پاکستان کے پروپیگنڈہ عالم اسلام سے رابطہ اور حاجیوں و زائرین کی خدمت کے لحاظ سے یہ شفاخانے نہایت ضروری تھے۔ ہزاروں سعودی اور وہاں مقیم پاکستانی ان شفاخانوں سے فائدہ اٹھا رہے تھے۔ اگر مالی لحاظ سے بچت مقصود ہے تو موسم حج میں نئے سرے سے مکانات حاصل کرنے پر بھی سال بھر کے کرایہ سے زیادہ خرچہ آئے گا۔ ہندوستان کا مستقل شفاخانہ مکہ معظمہ میں قائم ہے اور ہر سال موسم حج میں مزید چار شفاخانے کھولتا ہے۔ اگر یہ قدم ان شفاخانوں کے کسی میڈیکل آفیسر کے غلط رویہ یا بد اخلاقی کی وجہ سے اٹھایا گیا ہے تو بجائے اس کے ایسے ڈاکٹروں کو سزا دینی چاہیئے تھی نہ کہ شفاخانے بند کر دئے جاتے۔ بہر حال ہر لحاظ سے یہ قدم نہایت افسوسناک ہے۔ ہم پاکستانی مسلمان صدر یحییٰ سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ اس فیصلہ پر نظر ثانی فرما کر احکام صادر فرمادیں۔

اے ٹی ایم ذکریا ابراہیم مدینہ منورہ۔ پی او ۲۳۶